منقبت

235

جو بھی جہاں بھی جب بھی پکارا علیؑ علیؑ
اُس کا وہیں بنا ہے سہارا علیؑ علیؑ

میرے پکارنے پہ یہ تکلیف کس لئے
مشکل میں خود نبیؐ نے پکارا علیؑ علیؑ

جلتا ہے دل بدلتا ہے چہرہ کیوں آپ کا
ہم تو فقط لگاتے ہیں نعرہ علیؑ علیؑ

منہ موڑتے ہیں آج بھی کعبے سے بار بار
ہوتا نہیں ہے جن کو گوارا علیؑ علیؑ

ہے تلخ اُس زبان پہ زَم زَم کا ذائقہ
لگتا ہے جس زبان کو کھارا علیؑ علیؑ

اب لے مزہ اے شیخ جہنم کی آگ کا
کہتا رہا میں تو نہ پکارا علیؑ علیؑ

رکھا جو پہلی بار مجھے اپنی گود میں
زلفوں کو ماں نے کہہ کے سنوارا علیؑ علیؑ

دو گز جگہ بھی دی نہ اُسے اِس زمین نے
تو نے جہاں بھی جس کو بھی مارا علیؑ علیؑ

چاہے تو گردشوں کی طنابیں سمیٹ لے
ابرو کا تیرے ایک اشارہ علیؑ علیؑ

منکر کے دل کو آتشِ دوزخ بنا گیا
بغض و حسد کا تیرے شرارا علیؑ علیؑ

تقسیم نعمتوں کی ہمیں یوں قبول ہے
سارا جہاں تمہارا ہمارا علیؑ علی

مظہرؔ نصیریوں کا خدا میرا ناخدا
بحرِ عطائے حق کا کنارہ علیؑ علیؑ